مجھ ماں سے مت آنکھیں پھیر — زیست سے مجکو مت کر سیر

تجھ بن میرے نور العین
کیونکر ہو اس دل کو چین

تجھ سا بیٹا ہوے ہلاک — جیون میں اس جینے پر خاک
لیکے بھری کو میں غمناک — تا نہ کروں اب سینہ چاک

تجھ بن میرے نور العین
کیونکر ہو اس دل کو چین

کیا وہ کروں میں ایسا یاد — جس سے یہ غم ہو برباد
مر کے مگر میں ہوں تا شاد — قید سے اس غم کے آزاد

تجھ بن میرے نور العین
کیونکر ہو اس دل کو چین

مطلب سودا اس عنوان — بانو کرتیں تھیں شور و فغان
روتے تھے سب انس و جان — ہر دم سن سنکر یہ بیان

تجھ بن میرے نور العین
کیونکر ہو اس دل کو چین

مرثیہ مسدس دوہرہ بند

سنو محبو بات کہوں میں تم سے رو رو — غم ہے شہ کا آج خوشی کو دل سے دھوؤ
جسکو جگ میں لوگ کہیں تھے دین کا سلطان — سیس کٹا اب اُسکا تن سے ہو غلطان

کہتا ہو میں اب تھیں لکھ پہ خاک لگائے
دین دونی کا تاج کا سر نیزے پر جائے

اہل حرم سب لگے رہیں انکو رو وین — لپیٹ پیٹ سر سینہ اپنے جی کو کھو دین
کہتے ہیں تم چھوڑ ہمیں اب کہاں سدھائے — اب ہم کیدھر جائیں بتاؤ دکھ کے مارے

قید ہوئیں سب بی بیاں پیاسے سب اطفال
کہاں رسول اللہ ہیں دیکھیں جو یہ حال

کرتے ہیں سب یہی ہاتھ اپنے مَلمَل
ان بن جگ میں سو ہمارا کیا ہے جینا
ہم بھی مریں جہاں ہے شہ کا مقتل
بن بن سونا آج ہوا ہے شہر مدینا
ایک نہیں جیتا رہا جسکا لیویں نام
وارث تو سب مر چکے اب جینا کس کام

بختوں سے جو کاش ادھر کو جیتے آویں
پوچھے جو کوئی آج کدھر تم کھو یا سرور
پھیر مدینے میں جا کر منہ کس کو دکھلاویں
کہ کیا دیویں جواب اسے اے دین کے رہبر
لاکھ طرح کا اب ہمیں آتا ہے افسوس
من کو اپنے رہ گئے یونہی مسوس مسوس

ایسے کیوں تم بھول گئے ہم کو شہ عالی
جس سے جا کر شاہ کریں ہم دکھ کی باتیں
تم بن جگ میں کون ہمارا اب ہے والی
دن تو روتے کٹا کٹیں کیونکر اب راتیں
اپنے جی میں ہے یہی ہونی ہووے سو ہو
مار کٹاری پیٹ میں مر رہیے سو ہو

سبھی بہن اور بھانجی جان اپنی کھوتیں
کوئی پیٹے ہائے کسیکا سیس کھلا ہو
اونٹ پر اسوار چڑھی جاتی ہیں روتیں
کوئی کہتی آج جو ہم مرجائیں بھلا ہو
آگے آگے عابدیں پاؤں پیادے آہ
تپ کر ہائے ضعف سے چلی نجائے راہ

ہم ہیں پیٹتے بیٹھیں ذرا صورت دکھلاؤ
تم بن سر دربار کہو ہم کیونکر جیویں
یا تم اپنے پاس ہمیں بھی آج بلاؤ
تم پیاسے مرجاؤ اور ہم پانی پیویں
جو ہوتے اس وقت میں تم بھی جیتے شبیر
کیوں جاتی ہم شام کو ہو کر آج اسیر

شقیوں نے یاں بے گنہ اب تمکو مارا
کیا خطرہ اب ہمکو جہاں میں اپنی جی کے
کیدھر ہے ہیہات حسین اب باپ تمہارا
جب تم سے ہوں ذبح یہاں فرزند نبی کے
اب جگ میں کسکو رہا ہے جینے کا ارمان
تم سے تو زیادہ نہیں آج ہماری جان

وارث کوئی رہا نہ دل کی کس سے کہیے
اب تو ہیں ناچار پڑے جو سر پہ سہیے

اے دین کے سلطان بتا دے اب تو ہمکو — کہاں ڈھونڈھیں ہم کسطرح جہان میں تیرے غم کو

اب دیکھا جاتا نہیں ہے یہ بپت عذاب
یارب ہمکو بھی یہاں آوے موت شتاب

عابد جیتا ایک تھے تب کی بیماری — روتی ہے دن رین سکینہ دکھ کی ماری
کہتی ہے جو ڈھونڈھ مرے بابا کو لاوے — اسکے صدقے جاؤں جو لا مجھ پاس بٹھاوے

کب سنتے ہیں درد زخمی اب یہ آہ و فغان
بھولے لوگ سب اس گھڑی نانا کا احسان

لاگ گلے میں تیر موا اک پل میں اصغر — اور جا ہوا شہید پیاسا رن میں اکبر
قاسم دولھن چھوڑ گیا جان اپنی کھوئی — اسیطرح سے موے کنبہ کے رہا نہ کوئی

ہمسا دکھیا کون ہے جگ میں وای دریغ
جسکا پیاسا ہو گیا گھر کا گھر تہ تیغ

زینب اور کلثوم یہی رو رو ہر باری — کہتی تھی ہر ایک بہت اور دکھ کی ماری
آج ہماری کہاں گئی وہ زہرا مادر — لطف و کرم سے آکر سر پر ڈالیں چادر

زہرا کی ہم بیٹیاں بہنیں تری کہائیں
سر ننگے یوں بیٹھیں اونٹوں اوپر جائیں

لاڈلی بیٹی آج جو وہ ہے ایک تمھاری — اور بھتیجی وہ ہم پیو پھپھی کی ہے پیاری
لے لے تیرا نام وہ ہر دم یہی پکاری — مرتی ہوں بن موت میں اب اس دھوپ کی ماری

گرمی سے مجھ چین پڑے سایے کا نہیں ٹھاؤں
کپڑا بھی اتنا نہیں کریں جو اسپر چھاؤں

کربل سے اب شام لیے جاتے ہیں شامی — اس دکھ میں ہو کون بتا ہمسوں کا حامی
جگ میں ایسا ہاے ہوا پانی کا توڑا — جن نے جیتا ایک نہ اب بن مارے چھوڑا

ہم بیکس اب کیا کریں اے دین کے سالار
بنگے گھیر یہاں سطرح لیے جائیں کفار

سنگے سنو یہ سودا کسطور اب غمگین — اہل حرم کو شام تلک یوں لیگئے بیدین
سینے کو کر چاک کے اب دل کو کھلائے — داغ نہیں یہ ایسا جو جیتے جی جائے

اس دکھ کو سن ہو نہ ہو دل میں غمناک
کہتا ہوں مرو رو سدا سر پہ ڈالو خاک

مرثیہ مستدس زبان پوربی آمیز دوہرہ بند

کاسیں کہیے بات کون من کے بوجھے
بین برت نرکھت اگمت ہے چھاتی
رووت ہوں دن رات جیسا نرکھیں جو سجھے
پیارے مائے ہائے نبی کے اپنے ناتی

گیروے کپڑے رنگ کے مکھ پر ملے بھبھوت
پوچھیں بی بی فاطمہ کت گیو میرو پوت

رو رو زینب ہائے کہیں تم مر گئے بھائی
پوچھ نہیں کو وا بات بیت کر ہم ہیں مارے
بدل تمہارے آج ہمیں کیوں موت نہ آئی
کہاں چھپیں اب جائے کہو دکھ ہیں کہیا رے

بابا کے تم لاڈلے نانا کے تم چین
اماں پیارے کہاں گئے میرے بیر حسین

وہ ہی سورج وہ ہی چاند وہ ہی نکست تارو
لینے ہی جاکو ناؤں لوگ سب سیس نواویں
شاہ بنا چھوں اور بھیو جگ میں اندھیارو
سو کہو تو کو واج کہاں ہم ڈھونڈھن جاویں

کیسیں اب من میں دھریں لوگ گئے سب ہیر
جا پر بیتی ہو کہو سو جانے یہ پیر

لاگ تیر ترودار بدن سے نکست لوہو
تن ماٹی میں ڈار اور کاٹ کر سیس تمہارو
سیس کٹو بن نیر تڑپ کر چھوٹ جون رو ہو
ہمکو بیری گھیرے چلے ہیں دیت نکارو

سیس کھلی سب بیبیاں اونٹوں پر اسوار
پیاوے زین العابدین کھینچت جائے مہار

اب کون چھڑوت ناہنہ یہ بیری بیر کے بانی
نام کو بے بس ہم تو چلے ہیں رووت نینن
جات لیے دارا دلت نینن جامین پانی
لو تھ اکیلی شاہ کی ہے ہے رہ گئی رن میں

پانوں میں کانٹے چبھیں راہ چلی نہیں جات
بیری بن ہو نگی بھئی آج ڈرا اور بات

تمرے پاچھے بیر نہ ایسا ہم دکھ بھرتے
جو تم ہمکو مار پہلی یک رن میں دھرتے